محمد یعقوب خان خواجکزئی

مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا......

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری چند یادگار واقعات

میری پیدائش ۱۹۳۹ء کو ہوئی یعنی پاکستان کے وجود میں آنے سے آٹھ سال پہلے۔ گھر میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا ذکر ہوتا رہتا تھا، والد صاحب حاجی شیر محمد خان شاہ جی کے سامعین میں سے تھے۔ ایک دن بڑی خوشی سے آئے اور والدہ صاحبہ کو کہا کہ شاہ جی نے پچھلی گلی میں مکان لے لیا ہے وہ یہاں آ کر رہائش رکھیں گے۔ چند روز بعد شاہ جی آ گئے، والد صاحب مجھے ساتھ لے کر شاہ جی سے ملنے گئے، شاہ جی نے بڑی محبت وشفقت سے میرے سر پر ہاتھ رکھے اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کی عمر دراز فرمائے اور صالح بنائے۔ یہ بھی فرمایا اور ہنس کر فرمایا کہ اسے احراری بنائیں۔ شاہ جی جانتے تھے کہ ابا جی مسلم لیگی ہیں۔ والد صاحب ہر نماز مسجد عائشہ کوٹلہ تولے خاں میں شاہ جی کے ساتھ پڑھتے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نماز میں رکوع کے بعد آدھا کھڑا ہوا اور فوراً سجدہ میں چلا گیا، شاہ جی نے مجھے بلایا اور فرمایا سیدھا کھڑا ہو کر **سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد** پڑھ کر یہ دعا پڑھا کرو، **حمداً کثیراً طیباً مبارکاًفیہ......** پھر سجدہ میں جایا کرو۔ ابا جی عید قربانی کے ایام میں شاہ جی سے ملنے گئے اور میں ساتھ تھا، شاہ جی نے فرمایا خاں صاحب میرے لیے بھی دو بکرے خرید کر لاؤ۔ ابا جی نے فرمایا شاہ جی آپ ساتھ چلیں اور خود ہی پسند کریں۔ شاہ جی ساتھ چل پڑے، راستہ میں (بھٹہ مارکیٹ، کچہری روڈ) تب یہاں کچی دکانیں تھیں اس میں ایک چائے کا ہوٹل تھا، وہاں نور محمد نامی ایک شخص آیا اور شاہ جی سے کہا کہ آپ کو موت کے تختہ سے کس نے بچایا؟ شاہ جی نے فرمایا: لدھارام نے۔ اس شخص نے کہا وہ تو کافر ہے، پھر مزید کچھ لفظ توہین کے کہے، مجھے یاد نہیں۔ ساتھ کھڑے ایک شخص نے ذرا اس کو سخت الفاظ کہے تو شاہ جی نے فرمایا: ”لدھارام سرکاری رپورٹر تھا اور میں نے عدالت میں اس سے پوچھا کہ مرنا ہے سچ بتاؤ، جو لفظ آپ نے لکھے ہیں۔ میری تقریر یہی تھی؟ اس نے کہا کہ مجھے لکھوائی گئی ہے جس پر عدالت نے مجھے بری کر دیا۔ یہ جملے کہہ کے شاہ جی نے فرمایا کہ چلو اسے کچھ نہ کہو۔ ہم سب شاہ جی کے ساتھ آگے گھنٹہ گھر گئے وہاں سے شاہ جی نے دو بکرے خریدے، ابا جی نے بھی دو بکرے خریدے۔ واپس آ رہے تھے تو ابا جی نے کہا کہ آپ نے بکریاں کیوں نہیں خریدیں؟ شاہ جی مسکرائے اور فرمایا! خان جی بکریاں حرام نہیں، اسماعیل علیہ السلام نر تھے۔ اس لیے میں ہمیشہ نر خرید کرتا ہوں۔ واپسی پر بھٹہ مارکیٹ پہنچے تو نور محمد نے پھر آ کر وہی سوال کیا کہ شاہ جی تجھے موت کے تختہ سے کس نے بچایا؟ شاہ جی نے فرمایا جھلیا بڑا توحیدی بنا پھرتا ہے۔ بتا اللہ کے سوا کوئی اور ہے جو بچائے۔ تو نے کہا کس نے بچایا؟ میں نے کہا لدھارام نے۔ وہ نادم ہوا اور شاہ جی سے معافی

مانگنے لگا۔ شاہ جی نے فرمایا میں ناراض نہیں ہوں، تجھے سمجھانا مقصود تھا۔ پھر اس نے کہا کہ ایک پیالی چائے ضرور پیئیں اور ایک کرسی لا کر دی، شاہ جی بیٹھ گئے، چائے آ گئی، شاہ جی نے نوش فرمائی اور فرمایا اب راضی ہے؟ اس نے کہا میں ناراض ہوں۔ شاہ جی نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا قرآن سناؤ۔ شاہ جی فوراً کھڑے ہوئے اور قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کیں۔ پھر فرمایا اب خوش ہو؟ اس نے کہا جی اب خوش ہوں۔ پھر گھر آ گئے۔ شاہ جی کا معمول تھا عید الفطر میں اذانوں کے وقت سویاں لے کر دروازے پر آتے میں باہر جاتا تو مجھے سویاں دیتے اور فرماتے کہ خان کو جا کر کہو شاہ جی کہتے ہیں کہ میرا نمبر ہو گیا۔ بقول ابا جی ایک دفعہ شاہ جی کو حضرت خواجہ نظام الدین (رحمہ اللہ) تونسہ شریف والوں نے دعوت دی، خواجہ نظام الدین ابا جی کے پیر تھے۔ شاہ جی نے ابا جی سے فرمایا کہ میں تونسہ جا رہا ہوں چلنا ہے؟ ابا جی تیار ہو گئے۔ خواجہ صاحب، شاہ جی کو حضرت خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر لے گئے۔ شاہ جی فاتحہ پڑھ رہے تھے کہ حضرت خواجہ نظام دین نے فرمایا، دادا جی وہابی آ گیا ہے۔ شاہ جی نے فاتحہ سے فارغ ہو کر فرمایا یہ بدل گیا ہے اسے توحید سمجھانے آیا ہوں۔ کھانے کے لیے ہال کمرہ میں بیٹھے تھے کہ خواجہ صاحب نے فرمایا شاہ جی آپ قوالی کے کیوں مخالف ہیں؟ شاہ جی نے فرمایا آپ پیر بھی ہیں اور آپ نے مدرسہ بھی بنایا ہوا ہے۔ عالم اور کتابیں موجود ہیں، مجھے ثابت کر دیں میں خود قوالی کروں گا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو لڑکیوں نے دف بجائی اور یہ اشعار پڑھے

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وَجَب الشکر علینا ما دعا للّٰہ داعِ
جئتَ شَرَّفْتَ المدینة
مرحبا یا خیر داع

شاہ جی مسکرائے اور فرمایا کہ اتنے بڑے پیر ہو یہ نہ سمجھ سکے کہ اللہ نے کسی عورت کو نبی نہیں بنایا اور آپ لڑکیوں کے فعل کو دین سمجھ بیٹھے۔ قوالی مذہب میں جائز ہوتی تو ابوبکرؓ طبلہ بجاتے، عمرؓ تالی بجاتے، عثمانؓ سارنگی بجاتے، علیؓ چمٹا بجاتے اور حضرت حسانؓ درمیان میں بیٹھ کر مدحِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُمِرْتُ بمحق المزامیر. میں آلاتِ موسیقی مٹانے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

شاہ جی کا یہ جواب سن کر خواجہ صاحب خاموش ہو گئے۔

ایک دفعہ ابا جی گھر کے باہر کونے پر بیٹھے تھے کہ شاہ جی آ کر کھڑے ہوئے اور ابا جی سے باتیں شروع کیں تو ابا جی نے پوچھا مسئلہ شہید گنج (تحریک مسجد شہید گنج ۱۹۳۵ء) میں جو شہید ہوئے ہیں ان کا بوجھ کس پر ہے؟ شاہ جی نے فرمایا وہ سارا بوجھ مجھ پر ہے اور میں مطمئن ہوں۔ اطمینان قلب ہے۔

خواجہ صاحب نے پوچھا کہ آپ نے پاکپتن کی موری کو جہنم کی موری کہا ہے؟ اخبار میں آیا ہے۔ شاہ جی نے فرمایا

اس دفعہ پاکپتن کے عرس کا ٹھیکہ ایک ہندو کو دیا گیا ہے۔ ہندو کو موری کی چابی بھی دے دی ہے جس پر میں نے کہا کہ جنت کی موری کی چابی ہندو کے ہاتھ میں؟ اخبار نے غلط خبر لگائی ہے۔ تا کہ لوگ مجھ سے بدظن ہو جائیں۔ ساتھ ہی فرمایا جنت کے دروازے پر فرشتے جنتی کا استقبال کریں گے اور جہنم کے فرشتے جہنمیوں کو درّے مار کر اندر داخل کریں گے اور جہنم کے اندر پھر درّے مارے جائیں گے۔ دلیل قرآن کی اس آیت سے دی۔ وسیق الذین کفروا الی جھنم زمرا.

آخری بات میری بیٹی کے نکاح پر جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ داتا کی وضاحت فرماتے ہوئے شاہ جی کا نام لیا اور فرمایا کہ امیر شریعتؒ نے لفظ داتا کا مطلب یوں بیان فرمایا۔ ’’داتا وہ ہے جو دینے پر آئے تو کوئی اسے روک نہ سکے اور نہ دینے پر آئے تو کوئی لے نہ سکے۔ عزت، ذلت، اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. (آل عمران، آیت: ۲۶)

ترجمہ: کہو کہ اے اللہ (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد کو اس گھرانے سے وابستہ رکھے۔ (آمین)